سوال

(433) سینہ پر ہاتھ باندھنا، رفع الیدین، آمین بالجہر، آپ ﷺ کے قول وفعل سے ثابت نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علماء دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کیا حکم ہے۔ کہ ایک شخص مسمیٰ زید کہتا ہے۔ کہ مقتدی ہوکر سینہ پر ہاتھ باندھنا اور مقتدی ہوکر رفع الیدین کرنا اور مقتدی ہوکر آمین بالجہر کہنا آپ ﷺ کے قول وفعل سے ہر گز ثابت نہیں ایک دوقت مقتدی ہونے کے بعد باوجود بھی آپ نے ان افعال مذکورہ سے کسی ایک کو بھی نہیں کیا۔ بکر کہتا ہے اللہ تبارک تعالیٰ نےاپنے بندوں کےلئے آپ کو اچھا نمونہ بنا کے آپ کے نقش قدم پرچلنے یعنی اپ کی پوری اتباع کرنے کی ہمیں تاکید شدید مطابق آیت کریمہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

کی ہے۔ علاوہ ازیں حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ حدیث شریف ؛؛صلوا كما رايتمونى اصلى '' تم نماز پڑھو۔ جس طرح مجھ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھتے ہو یعنی تم میرے نماز جیسی نماز پڑھو۔ پس ہر ایک مقتدی اور امام کےلئے آپ کا یہ حکم شامل ہے۔ اور عام ہے۔ اس سے کوئی مستثنیٰ ہو نہیں سکتا۔ اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان دو شخصوں یعنی زید وبکر میں سے کس کہنا شرع شریف کے مطابق ہے نصوص شرعیہ کے ساتھ ارقام فرمایئں۔ (العاجز عبد رزاق عفی عنہ مدرس پنشن خوار محلہ سید داڑی قصبہ جن پتن ضلع بنگلور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دیوبندی جواب

زید کہتا ہے۔ کہ بحالت اقتداء سرور کائنات ﷺ سے ان امور مزکوررہ کا صدور کہیں ثابت نہیں۔ من ادعی فعلیہ البیان اور حضور ﷺ کا عدم رفع یدین وعدم جہر بالا میں حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھو ترمذی شریف ان افعال کا نہ کرنا بھی اسوہ حسنہ اور "صلوا كما رايتمونى اصلى '' میں داخل ہے۔ اور تاریخ فعل وعدم فعل کی کسی کو معلوم نہیں تاکہ ایک دوسرے کو ناسخ ومنسوخ کہا جائے۔ اب البتہ ترجیہات ہیں۔ لہذا مناقشہ فضول ہے۔ (ریاض الدین مفتی دارالعلوم دیوبند)

اہل حدیث

کسی فعل کے سنت یا مستحب ہونے کےلئے یہ کافی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ کام کیا اس پر یہ سوال کے حالت امامت میں کیا حالت اقتداء میں بے جا حجت ہے۔ اس سوال کی صحت نہ قرآن وحدیث سے ہوتی ہے۔ نہ کتب اصول سے کیونکہ علمائے اصول نے کہیں یہ شرط نہیں لگائی کے فعل نبوی ﷺ اقتداء میں ہو۔ یاامامت میں پس جو فعل ثابت ہے۔ وہ ہر حال میں قابل اتباع ہے۔ عدم رفع اور عدم جہر کی روایات صحیح نہیں۔ درصورت صحت بطریق علم اصول مسئلہ بالکل صاف ہے۔ کیونکہ مسنون امر کی تعریف یہ ہے کے اس کورسول اللہ ﷺ نے کبھی ترک بھی فرمایاہو۔ پس ترک نبوی ماہیت سنت میں دد خل ہے۔ کیونکہ متبع سنت کےلئے اس فعل کا ترک کرنا اتباع سنت نہیں بلکہ نقص ثواب ہے۔ مثلاہر نماز کےلئے وضوما مور بہ ہے۔ لیکن وضو ہونے کی صورت میں ترک ووضو سے نماز پڑھنی جائز ہے۔ مگر وضو کرنے کا ثواب نہیں ٹھیک اسی طرح رفع ترک ثواب ہے ترک فعل سنت نہیں۔ فافہم (9صفر1350ہجری)

شرفیہ

سوال میں جو صورت بتائی ہے۔ کے اقتداء میں حضور ﷺ فلاں فلاں امور ثابت نہیں لہذا وہ قابل عمل نہیں اس پر خدشہ ہے کہ حضور ﷺ سے بحالت اقتداء نماز کی تفصیل بھی ثابت نہیں۔ مثلاپہلے تحریمہ پھر ثناء پھر پہلارفع یدین پھر قیام وقراۃ پھر رکوع پھر رکوع میں تسبیحات پھر قومہ پھر قومے کا زکر سمع اللہ لمن حمدہ یا حرف ربنا لک الحمد پھر دو سجدے اور تسبیحات پھر قعدہ اولیٰ اخری اور تشہد ودرود وغیرہ پھر ان امور کا جوا بجو ہوگا وہی اور امور مثلارفع یدین ثلاثہ وغیرہ کا ہوگا اصل یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ سے قول سے فعل سے کسی امر کا ثبوت عمل کےلئے کافی ہے۔تاوقت یہ کہ اس کی نفی ثابت نہ ہو۔ اور یہاں تعارض ہے نہیں اس لئے کہ تعارض میں مساوات شرط ہے۔ جو یہاں مفقود ہے۔ اور بغرض تسلیم قول سائل جب تعارض نہ ہوا تو پھر دونوں صورتیں قابل عمل نہ رہیں۔ لہذا فریقین کا عمل غلط ہوا۔ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کیا بیہودہ استدلال ہے۔ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔
(ابوسعید شرف الدین دہلوی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص606

محدث فتویٰ